بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

نوعِ انسانی کا معمارِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بقلم جناب رانا بھگوان داس صاحب بھگوان۔ صدر کل سندھ ادارہ ادبیات اردو۔ نصیر آباد ضلع لاڑکانہ (سندھ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم

چین، ہند، یونان و روما کے رہبرانِ دین کی عملی زندگیوں کے نقوش انتہائی دھندلے ہیں۔ ایسی ایک بھی شہادت نہیں ملتی کہ خود ان انفاس قدسیہ کی زندگیاں اپنی ہدایات کی صحیح عکاس تھیں۔ لیکن احمد مجتبیٰ کی ذاتِ گرامی پیکر خلقِ عظیم ہے۔ آپ کی سیرت طیبہ قرآن مقدس کے احکامات ربی کے عین مطابق ہے۔ آپ کے اخلاق کریمانہ کے متعلق قرآن کریم نے توثیق کی کہ "وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم" نزول نبوت سے قبل آپ کی رفیقۂ حیات بی بی خدیجہؓ بسلسلہ وحیٔ نبوت تسلی دیتے ہوئے تاجدار مدینہ کے اخلاقِ حسنہ، غربا کی دستگیری۔ اور اعزا کی اعانت، مقروضوں کے قرض کی ادائیگی، مصائب میں اغیار کی اعانت کی صفاتِ عالیہ کو دُھرا کر۔ اپنے اس اتفاق کا اظہار فرماتی ہیں "کہ خدا آپ کو تنہا نہیں چھوڑے گا"

بُرائی کے بدلے میں بھلائی

بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ "آپ نے کبھی کسی کو نہیں مارا، برائی کا بدلہ بھلائی سے دیتے تھے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں "آپ ہنس مکھ، نرم طبیعت۔ اور نیک اخلاق تھے لوگوں کے عیبوں اور کمزوریوں کو نہیں ڈھونڈا کرتے تھے، کسی کا دل توڑنا نہیں چاہتے تھے آپ فیاض، راست گو اور نرم طبیعت تھے"

کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن

فی الحقیقت آپ نے سماجی زندگی کے اخلاقی پہلوؤں پر مثالی درس دیا۔ تعلیماتِ قرآنیہ اور جنابِ ختمی مرتبت کی زندگی میں یگانگت کا ملہ تھی۔ آپ کی زندگی قرآن کی عملی صورت ہے۔ بی بی عائشہؓ ایک استفسار کے جواب میں فرماتی ہیں "کَانَ خُلُقُ رسول اللہ صلعم القرآن" کردار انسانی کی تعمیر میں خوفِ خدا تزکیۂ نفس اور خشیتِ الٰہی کی مافوق گرفت کو بڑا دخل ہے۔

روزانہ ۵۰، ۶۰ رکعتیں ادا فرماتے تھے

تطہیر و تقدس کے ماحول کی صورت گری کے لئے زاہدانہ ماحول اور عبادات ناگزیر ہیں۔ اللہ اللہ، دیگر قائدین ادیان میں ایسی ایک بھی عملی مثال نہیں ملتی کہ عبادات کے طریق کی صحیح ادائیگی کو اپنے عمل سے سکھایا گیا۔ مسلمانوں کے اس واجب التعظیم رسولؐ اور نوعِ انسانی کے اس عظیم المرتبت مربی سید کون و مکان نے اپنی اُمت کو ۵ نمازوں کا حکم فرمایا، تو خود ۸ نمازیں ادا فرمائیں،

عبادات کا بے مثل نمونہ

جب کہ اُمت پر شب و روز میں ۱۷ رکعتیں فرض کی گئیں، تو خود بنفس نفیس ۵۰ یا ۶۰ رکعتیں ادا فرمائیں۔ محمد عربیؐ نے سال میں ۳۰ روزوں کی تعلیم دی لیکن آپ ۳۰ روزوں کے علاوہ دو تین دن کے وقفہ سے ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ شعبان کا مہینہ روزوں میں گزرتا۔ عموماً ہر ماہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ کی

تاریخیں حالتِ روزہ میں گزرتیں۔ اس طرح آپؐ نے پاکئ روح و تقرب الٰہی کی عملی تعلیم دی۔

اِنّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللہُ یُعطِی

معاشی و اقتصادی نظام کا غیر متوازن ہوجانا یا دولت کی غلط تقسیم سے سرمایہ کا یکجا ہونا۔ عامۃ الناس کا زہر آلود تیغ افلاس کے نیچے تڑپنا ہمیشہ عظیم بربادیوں اور خطرناک خون آشامیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوا ہے۔

کیا مارکس، لینن، ھیگل کی زندگیاں اُن کی تعلیم کی عکاس ہیں؟

مزدک، مارکس، ہیگل، لینن، روسو نے توازن دولت، افلاس غربت اور تقسیم دولت کے تعلق سے بلند نظریات، دُنیا کے سامنے پیش کئے۔ کیا فی الحقیقت ان کی زندگیاں خود اُن کی اپنی تعلیمات کی عکاسی کرتی ہیں؟ دورِ حاضر کی عظیم مملکت امریکہ، دردمندیٔ غربت کے بلند بانگ دعوے کرتی ہے نیز اس نے امداد و استعانت کے عظیم منصوبے بھی نافذ کئے۔ لیکن کیا عظیم جمہوریہ کے سربراہ کی زندگی آئینہ دارِ غربت ہے؟

کیا آئزن ہاور اور خروشیف نے اپنی دولت تقسیم کر دی

کیا دولت کی منصفانہ تقسیم کا نعرہ لگانے والے اشتراکی مبلغ اعظم خروشیف روس کے ایک عام شہری کی طرح زندگی گزارتے ہیں؟ کیا انہوں نے اپنی دولت مستحقین میں تقسیم کر دی؟ حقائق شاھد ہیں کہ نظریات، تعلیمات اور خطبات و عملی زندگیوں میں بیّن تضاد ہے ؎

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

تقسیم دولت کی ذیشان مثال

لیکن فرمانروائے یثربؐ نے کرۂ ارض پر تقسیم دولت کی وہ ذیشان مثال قائم فرمائی کہ اگر آج بھی حکمرانان انظار عالم دستور محمدیؐ کے اس آئین کی پیروی کریں تو دنیا کا نظام اور کشاکش سرمایہ داری و مزدوری ختم ہوجائے۔ آقائے کون و مکانؐ نے زکوٰۃ۔ صدقات، خیرات۔ امداد اور استعانت، حاجت براری و اقتصادی مدد کی تبلیغ فرمائی۔ تو سب سے پہلے خود بنفس نفیس اُس پر کامل انداز سے عمل فرمایا۔

وَمِمَّا رَزَقْنَاھُمْ یُنفِقُوْنَ

بی بی خدیجہؓ رفاقت کی ۱۵ سالہ طویل مدت کے بعد آقائے کائناتؐ کے اسوۂ حسنہ کی توثیق فرماتی ہیں۔ کہ آپ غربا کی مدد کرتے ہیں۔ قرضداروں کا قرض ادا فرماتے ہیں مصیبت زدوں کے کام آتے ہیں۔ اللہ اللہ قربان جایئے اُس پیکر عمل کے کہ جس نے وَمِمَّا رَزَقْنَاھُمْ یُنفِقُوْنَ کی تبلیغ فرماتے ہوئے نوع انسانی کو ربُّ العزت کے فرمان اقتصادی کی تعمیل کی طرف متوجہ کیا۔ تو خود اپنے کاشانہ کو نمونہ بنا کر پیش فرمایا۔

کاشانہ نبوتؐ میں فقر و فاقہ

تاریخ شاہد ہے۔ کہ خیبر کی ذی شان فتح کے بعد ۷ھ سے ازدواج مطہرات کو سال بھر کے خورو نوش کا سامان اغذیہ دے دیا جاتا تھا۔ لیکن اس مقدس غمگسار انسانیت کے بیت تقدیس میں سال کے اختتام سے پہلے ہی سب نذر غربا و مساکین ہوجاتا اور فقر و فاقہ رہتا تھا۔ کیا آج روئے زمین پر ایک بھی ایسا حکمران ہے۔ کہ اعانت غربا کے باعث جس کے قصر اقتدار میں فاقہ ہو؟

(باقی آئندہ)